

## عیسیٰ بن مریم علیہ السلام

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ﴾ (آل عمران: ۵۹)

”اللہ کے ہاں عیسیٰ کی مثال آدم کی سی ہے، اللہ تعالیٰ نے آدم کو مٹی سے تخلیق کیا، کہا: ہو جاؤ، پس ہو گئے۔“

اس آیت کی تفسیر و تشریح میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (م: ۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

فَأَعْنَى بِقَوْلِهِ : ﴿مَثَلَ عِيسَى﴾ (آل عمران : ۵۹) إِشَارَةً إِلَى الْبَشَرِيَّةِ الْمَأْخُودَةِ مِنْ مَرْيَمَ الطَّاهِرَةِ، لِأَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ هَاهُنَا اسْمَ الْمَسِيحِ، إِنَّمَا ذَكَرَ عِيسَى فَقَطْ . كَمَا أَنَّ آدَمَ خُلِقَ مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَلَا مُبَاضَعَةٍ، فَكَذَلِكَ جَسَدُ السَّيِّدِ الْمَسِيحِ خُلِقَ مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَلَا مُبَاضَعَةٍ، وَكََمَا أَنَّ جَسَدَ آدَمَ ذَاقَ الْمَوْتَ، فَكَذَلِكَ جَسَدُ الْمَسِيحِ ذَاقَ الْمَوْتَ، وَقَدْ يُبْرَهُنُ بِقَوْلِهِ أَيْضًا قَائِلًا : إِنَّ اللَّهَ أَلْقَى كَلِمَتَهُ إِلَى مَرْيَمَ، وَذَلِكَ حَسَبَ قَوْلِنَا مَعْشَرَ النَّصَارَى : إِنَّ كَلِمَةَ اللَّهِ الْإِزَلِيَّةَ الْخَالِقَةَ

حَلَّتْ فِي مَرْيَمَ وَتَجَسَّدَتْ بِإِنْسَانٍ كَامِلٍ، وَعَلَى هَذَا الْمِثَالِ  
نَقُولُ: فِي السَّيِّدِ الْمَسِيحِ طَبِيعَتَانِ: طَبِيعَةٌ لَّاهُوتِيَّةٌ الَّتِي هِيَ  
طَبِيعَةُ كَلِمَةِ اللَّهِ وَرُوحِهِ، وَطَبِيعَةٌ نَّاسُوتِيَّةٌ الَّتِي أُخِذَتْ مِنْ  
مَرْيَمَ الْعَذْرَاءِ وَاتَّحَدَتْ بِهِ، وَلَمَّا تَقَدَّمَ بِهِ الْقَوْلُ مِنَ اللَّهِ  
تَعَالَى عَلَى لِسَانِ مُوسَى النَّبِيِّ، إِذْ يَقُولُ: (أَلَيْسَ هَذَا اللَّابُ  
الَّذِي خَلَقَكَ وَبَرَكَ وَاقْتَنَاكَ) قِيلَ: وَعَلَى لِسَانِ دَاوُدَ النَّبِيِّ  
(رُوحَكَ الْقُدُّوسَ لَا تُنَزِّعُ مِنِّي) وَأَيْضًا عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ  
النَّبِيِّ: (بِكَلِمَةِ اللَّهِ تَشَدَّدَتْ السَّمَاوَاتُ وَبِرُوحِ فَاهِ جَمِيعُ  
قُورَاهُنَّ) وَلَيْسَ يَدُلُّ هَذَا الْقَوْلُ عَلَى ثَلَاثَةِ خَالِقِينَ، بَلْ خَالِقٍ  
وَاحِدٍ: اللَّابُ وَنُطْقُهُ: أَيُّ كَلِمَتِهِ وَرُوحُهُ: أَيُّ حَيَاتِهِ .  
وَالْجَوَابُ مِنْ وُجُوهِ: أَحَدُهَا: أَنَّ قَوْلَهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ مَثَلَ  
عِيسَى عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ: كُنْ  
فَيَكُونُ﴾ (آل عمران: ٥٩) كَلَامٌ حَقٌّ، فَإِنَّهُ سُبْحَانَهُ خَلَقَ هَذَا  
النَّوْعَ الْبَشَرِيَّ عَلَى الْأَقْسَامِ الْمُمَكِّنَةِ لِیُبَيِّنَ عُمُومَ قُدْرَتِهِ،  
فَخَلَقَ آدَمَ مِنْ غَيْرِ ذَكَرٍ وَلَا أُنْثَى، وَخَلَقَ زَوْجَتَهُ حَوَاءَ مِنْ  
ذَكَرٍ بِلَا أُنْثَى، كَمَا قَالَ تَعَالَى: ﴿وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا﴾  
(النساء: ١) وَخَلَقَ الْمَسِيحَ مِنْ أُنْثَى بِلَا ذَكَرٍ، وَخَلَقَ سَائِرَ

الْخَلْقِ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى، وَكَانَ خَلْقُ آدَمَ وَحَوَّاءَ أَعْجَبَ مِنْ خَلْقِ الْمَسِيحِ، فَإِنَّ حَوَّاءَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعِ آدَمَ، وَهَذَا أَعْجَبُ مِنْ خَلْقِ الْمَسِيحِ فِي بَطْنِ مَرْيَمَ، وَخَلْقُ آدَمَ أَعْجَبُ مِنْ هَذَا وَهَذَا، وَهُوَ أَصْلُ خَلْقِ حَوَّاءَ، فَلِهَذَا شَبَّهَهُ اللَّهُ بِخَلْقِ آدَمَ الَّذِي هُوَ أَعْجَبُ مِنْ خَلْقِ الْمَسِيحِ، فَإِذَا كَانَ سُبْحَانَهُ قَادِرًا أَنْ يَخْلُقَهُ مِنْ تُرَابٍ، وَالتُّرَابُ لَيْسَ مِنْ جِنْسِ بَدَنِ الْإِنْسَانِ، أَفَلَا يَقْدِرُ أَنْ يَخْلُقَهُ مِنْ امْرَأَةٍ هِيَ مِنْ جِنْسِ بَدَنِ الْإِنْسَانِ؟ وَهُوَ سُبْحَانَهُ خَلَقَ آدَمَ مِنْ تُرَابٍ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: كُنْ فَيَكُونُ، لَمَّا نَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ، فَكَذَلِكَ الْمَسِيحُ نَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ وَقَالَ لَهُ: كُنْ فَيَكُونُ، وَلَمْ يَكُنْ آدَمُ بِمَا نَفَخَ مِنْ رُوحِهِ لَاهُوتًا وَنَاسُوتًا، بَلْ كُلُّهُ نَاسُوتٌ، فَكَذَلِكَ الْمَسِيحُ كُلُّهُ نَاسُوتٌ، وَاللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذَكَرَ هَذِهِ الْآيَةَ فِي ضَمَنِ الْآيَاتِ الَّتِي أَنْزَلَهَا فِي شَأْنِ النَّصَارَى، لَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصَارَى نَجْرَانَ وَنَاطَرُوهُ فِي الْمَسِيحِ، وَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ مَا أَنْزَلَ، فَبَيَّنَ فِيهِ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي اخْتَلَفَتْ فِيهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى، فَكَذَّبَ اللَّهُ الطَّاغُوتَيْنِ: هَؤُلَاءِ فِي غُلُوِّهِمْ فِيهِ، وَهَؤُلَاءِ فِي ذَمِّهِمْ لَهُ. وَقَالَ عَقَبَ

هَذِهِ الْآيَةُ : ﴿فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ . إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ . فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ . قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾ (آل عمران : ٦١-٦٤) وَقَدْ امْتَثَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَ اللَّهِ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْمُبَاهَلَةِ فَعَرَفُوا أَنَّهُمْ إِنْ بَاهَلُوهُ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ لَعْنَتَهُ، فَأَقْرَأُوا بِالْجِزْيَةِ وَهُمْ صَاغِرُونَ، ثُمَّ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ مَلِكِ الرُّومِ بِقَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا﴾ (آل عمران : ٦٤) إِلَى آخِرِهَا . وَكَانَ أَحْيَانًا يَقْرَأُ بِهَا فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنْ رَكْعَتِي الْفَجْرِ، وَيَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِقَوْلِهِ : ﴿قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَى وَعِيسَى وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ

بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٦﴾ وَهَذَا كُلُّهُ  
يُبَيِّنُ بِهِ أَنَّ الْمَسِيحَ عَبْدٌ لَيْسَ بِالِإِلَهِ، وَأَنَّهُ مَخْلُوقٌ كَمَا خُلِقَ  
آدَمَ.

”اس (آل عمران: ۵۹) میں بشریت عیسیٰ کی طرف اشارہ ہے، جو کہ سیدہ  
مریم علیہا السلام سے ماخوذ ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں ’المسیح‘ نہیں کہا بل کہ  
صرف عیسیٰ پر اکتفا کیا ہے۔ جیسے آدم علیہ السلام کو بغیر کسی جوڑے کے ملاپ سے  
پیدا کیا ایسے عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا، جیسے آدم علیہ السلام کو موت آئی، ایسے ہی عیسیٰ علیہ السلام  
کو بھی موت آئے گی۔ پھر اپنی بات کو یہ کہتے ہوئے مبرہن کیا کہ سیدہ مریم علیہا السلام  
کی طرف ہم نے کلمہ القا کیا۔ یہ بات ہمارے عیسائی بھائیوں کے موافق ہے،  
جب کہ وہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا ازلی و تخلیقی کلمہ سیدہ مریم علیہا السلام میں حلول کر گیا  
اور ایک کامل انسان کی صورت میں متشکل ہو گیا۔ لہذا ہم عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق  
کہیں گے کہ آپ میں دو خصوصیات تھیں ① طبیعت لاہوتیہ (الہی خصوصیت)  
جسے کلمۃ اللہ تا روح اللہ کہاں جاتا ہے۔ ② طبیعت ناسوتی (انسانی  
خصوصیت) جسے مریم کنواری سے لے کر ان سے ملا دیا گیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ  
کا فرمان موسیٰ نبی کی زبانی گزر چکا ہے کہ اللہ نے فرمایا: (أَلَيْسَ هَذَا الْأَبُ  
الَّذِي خَلَقَكَ وَبَرَآكَ وَأَفْتَنَّاكَ) ’کیا یہ وہ ابو نہیں ہے، جس نے آپ کو پیدا  
کیا، بری کیا اور مال دار بنایا۔‘ نبی داؤد کی زبانی فرمایا: (رُوحُكَ الْقُدُّسُ لَا  
تُنْزَعُ مِنِّي) ’تیری پاک روح مجھ سے کھینچی نہ جائے۔‘ اور نبی داؤد ہی کی زبانی  
فرمایا: (بِكَلِمَةِ اللَّهِ تَشَدَّدَتِ السَّمَاوَاتُ وَبِرُوحِ فَاهِ جَمِيعُ قُورَاهُنَّ)

’اللہ کے کلمہ سے آسمان مضبوط ہوئے اور اس کی روح سے ان کے ستون بنے۔‘

جب یہ اقوال تین الہ پر دلالت نہیں کرتے، بل ان سے بھی ایک ہی الہ ثابت ہوتا ہے۔ باپ اور اس کا کلام یعنی اس کی روح اور کلمہ یا کہہ سکتے ہیں: اس کی حیات۔ اس کا جواب کئی طرح دیا جاسکتا ہے۔ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان (آل عمران: ۵۹) حق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی نسل کو مختلف صورتوں سے پیدا کیا تاکہ اپنے اپنی قدرت کاملہ کے کرشمے دکھائے۔ آدم علیہ السلام کو کسی مرد و زن کے اختلاط کے بغیر پیدا کیا، بی بی حوا کو بغیر عورت کے پیدا کیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا) (النساء: ۱) ’اور ان سے ان کی بیوی کو پیدا کیا‘ عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر مرد کے عورت سے پیدا کیا۔ باقی ساری انسانیت کو مرد و زن سے پیدا کیا۔ آدم و حوا علیہما السلام کی تخلیق عیسیٰ علیہ السلام کی تخلیق سے زیادہ تعجب خیز ہے۔ حوا کی تخلیق آدم کی پسلی سے ہوئی، یہ عیسیٰ کی بطن مریم سے پیدائش کی بہ نسبت زیادہ تعجب خیز ہے۔ آدم علیہ السلام کی پیدائش دونوں کی پیدائش سے زیادہ عجیب ہے، نیز آپ حوا کی پیدائش کی اصل ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی تخلیق سے مشابہت دے دی ہے۔ یعنی جب اللہ تعالیٰ اسے مٹی سے پیدا کرنے پر قادر ہے جب کہ مٹی جنس انسان میں سے بھی نہیں ہے۔ کیا وہ ایک عورت کے بطن سے پیدا نہیں کر سکتا، جب کہ وہ جنس انسان میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو مٹی سے تخلیق کر کے کہا کہ ہو جائیں، تو ہو گئے، جب روح پھونکی۔ اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام میں روح پھونک کر کہا ہو جائیں، وہ ہو

گئے۔ جب نفع روح سے آدم علیہ السلام کے لاہوت و ناسوت دوا جزا نہیں بنے، بل کہ صرف ناسوت تھے، ایسے ہی عیسیٰ علیہ السلام بھی صرف ناسوت تھے۔ اس آیت کو اللہ تعالیٰ نے ان آیات کے ضمن میں نازل کیا ہے، جن کا شان نزول یہ ہے کہ جب نجران کے عیسائی نبی کریم ﷺ سے آکر عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مناظرہ کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کر دیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ حق بات کو واضح کر دیا کہ جس میں یہود و نصاریٰ متردد تھے۔ ان دونوں گروہوں کا جھوٹ واضح کر کے فرمایا کہ عیسائی اپنے غلو پر اترے ہوئے ہیں اور یہودی تقصیر پر۔ تو اللہ تعالیٰ نے (سورۃ آل عمران: ۶۱-۶۴) نازل کیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمان باری تعالیٰ پر عمل کرتے ہوئے نصاریٰ نجران کو مباہلے کا چیلنج دے دیا۔ عیسائی جان گئے کہ اگر انہوں نے نبی پاک ﷺ سے مباہلہ کیا تو اللہ کی لعنت آن لے گی۔ تو انہوں نے ذلیل ہو کر جزیہ ادا کیا۔ نیز نبی کریم ﷺ نے شاہ روم ہرقل کو بھی (سورۃ آل عمران: ۶۴) خط میں لکھی۔ پھر نبی کریم ﷺ اس آیت کو کبھی کبھار فجر کی دوسری رکعت میں تلاوت فرماتے اور پہلی رکعت میں (سورۃ بقرہ: ۱۳۶) کی تلاوت فرماتے تھے۔ ان سب دلائل سے عیاں ہوتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے ہیں الہ نہیں ہے اور آدم علیہ السلام کی طرح ان کی بھی تخلیق ہوئی ہے۔“

(الجواب الصحيح لمن بدل دين المسيح: ۲/۲۹۳-۲۹۵)

مشہور مفسر اہل سنت، عماد الدین حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۰۰-۷۷۷ھ) لکھتے ہیں:

يَقُولُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ﴾ فِي قُدْرَةِ اللَّهِ

تَعَالَى حَيْثُ خَلَقَهُ مِنْ غَيْرِ أَبٍ ﴿كَمْثَلِ آدَمَ﴾ فَإِنَّ اللَّهَ  
تَعَالَى خَلَقَهُ مِنْ غَيْرِ أَبٍ وَلَا أُمٍّ، بَلْ ﴿خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ  
لَهُ كُنْ فَيَكُونُ﴾، وَالَّذِي خَلَقَ آدَمَ قَادِرٌ عَلَى خَلْقِ عِيسَى  
بِطَرِيقِ الْأُولَى وَالْآخَرَى، وَإِنْ جَازَ ادِّعَاءُ الْبُنُوَّةِ فِي عِيسَى  
بِكَوْنِهِ مَخْلُوقًا مِنْ غَيْرِ أَبٍ، فَجَوَازُ ذَلِكَ فِي آدَمَ بِالطَّرِيقِ  
الْأُولَى، وَمَعْلُومٌ بِالْإِتِّفَاقِ أَنَّ ذَلِكَ بَاطِلٌ، فَدَعَاوَاهَا فِي  
عِيسَى أَشَدُّ بَطْلَانًا وَأَظْهَرُ فَسَادًا، وَلَكِنَّ الرَّبَّ، عَزَّ وَجَلَّ،  
أَرَادَ أَنْ يُظْهِرَ قُدْرَتَهُ لِخَلْقِهِ، حِينَ خَلَقَ آدَمَ لَا مِنْ ذَكَرٍ وَلَا  
مِنْ أُنْثَى؛ وَخَلَقَ حَوَاءَ مِنْ ذَكَرٍ بِلَا أُنْثَى، وَخَلَقَ عِيسَى مِنْ  
أُنْثَى بِلَا ذَكَرٍ كَمَا خَلَقَ بَقِيَّةَ الْبَرِيَّةِ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى، وَلِهَذَا قَالَ  
تَعَالَى فِي سُورَةِ مَرْيَمَ: ﴿وَلَنَجْعَلَنَّ آيَةً لِلنَّاسِ﴾ (مَرْيَمَ: ٢١).

”اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا کرشمہ بیان کر رہا ہے کہ اس نے  
عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کیا جیسا کہ آدم علیہ السلام کو بغیر ماں و باپ کے پیدا  
کیا، بل انہیں مٹی سے پیدا کر کے اپنی ’کن فیکون‘ قدرت سے زندگی دے۔  
جس نے آدم کو پیدا کیا وہ عیسیٰ کو تو بالاولیٰ پیدا کرنے پر قادر ہے۔ نیز اگر عیسیٰ کو  
بغیر باپ کے پیدا ہونے کی بنا پر اللہ کا بیٹا قرار دیا جاسکتا ہے تو آدم بغیر ماں و  
باپ کے پیدا ہونے کی بنا پر بالاولیٰ اللہ کے بیٹے ہوں گے۔ جب آدم علیہ السلام  
کے متعلق یہ کہنا بالاتفاق باطل ہے تو عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ایسا کہنا بالاولیٰ باطل



ہوگا، لیکن درحقیقت اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کو واضح کرنا چاہتے ہیں کہ آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا، عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کیا اور دیگر انسانوں کو ماں باپ سے پیدا کیا۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے سورت مریم میں فرمایا ہے: ﴿وَلَنَجْعَلَنَّ آيَةً لِلنَّاسِ﴾ (مریم: ۲۱) 'تا کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو لوگوں کے لیے نشانی بنا دے۔'

(تفسیر ابن کثیر: ۴۹/۲)

نیز فرماتے ہیں:

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي سُورَةِ «آلِ عِمْرَانَ» الَّتِي أُنْزِلَ صَدْرُهَا، وَهُوَ ثَلَاثٌ وَتَمَانُونَ آيَةً مِنْهَا، فِي الرَّدِّ عَلَى النَّصَارَى، عَلَيْهِمْ لَعْنَتُ اللَّهِ، الَّذِينَ زَعَمُوا أَنَّ لِلَّهِ وَلَدًا، تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا، وَكَانَ قَدْ قَدِمَ وَفَدُ نَجْرَانٍ مِنْهُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلُوا يَذْكُرُونَ مَا هُمْ عَلَيْهِ مِنَ الْبَاطِلِ، مِنَ التَّثْلِيثِ فِي الْأَقَانِيمِ، وَيَدَّعُونَ بِزَعْمِهِمْ أَنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ، وَهُمْ الذَّاتُ الْمُقَدَّسَةُ، وَعِيسَى، وَمَرْيَمُ، عَلَى اخْتِلَافٍ فِرْقِهِمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ، عَزَّوَجَلَّ، صَدْرَ هَذِهِ السُّورَةِ بَيْنَ فِيهَا، أَنَّ عِيسَى عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِ اللَّهِ، خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فِي الرَّحِمِ، كَمَا صَوَّرَ غَيْرَهُ مِّنَ الْمَخْلُوقَاتِ، وَأَنَّهُ خَلَقَهُ مِّنْ غَيْرِ أَبِي، كَمَا خَلَقَ آدَمَ مِّنْ غَيْرِ

أَبٍ وَلَا أُمٍّ وَقَالَ لَهُ : كُنْ فَكَانَ، وَبَيَّنَ تَعَالَى أَصْلَ مِيلَادِ أُمِّهِ مَرْيَمَ، وَكَيْفَ كَانَ مِنْ أُمِّهَا، وَكَيْفَ حَمَلَتْ بِوَلَدِهَا عِيسَى، وَكَذَلِكَ بَسَطَ ذَلِكَ فِي سُورَةِ مَرْيَمَ .

”اللہ تعالیٰ نے سورت آل عمران کی ابتدائی ۳۳ آیات عیسائیوں کے رد میں اتاری ہیں (ان پر اللہ کی لعنتیں ہیں) جن کا کہنا ہے کہ اللہ کا بیٹا ہے «تَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا» (اللہ تعالیٰ ان کی بہتان بازیوں سے بری ہے۔) ہوا کچھ یوں کہ نجران سے کچھ عیسائی نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور تثلیث جیسے باطل نظریات کا ذکر کرنے لگے۔ ان کا دعویٰ تھا کہ اللہ تعالیٰ تین میں سے تیسرا ہے۔ ان کے فرقوں کے اختلاف کے ساتھ تین الہ یہ ہیں ۱۔ ذات مقدسہ ۲۔ مریم ۳۔ عیسیٰ۔ اللہ تعالیٰ نے سورت کا ابتدائی حصہ نازل کر کے واضح کر دیا کہ عیسیٰ علیہ السلام بھی اللہ کے بندے ہی ہیں، انہیں بھی ماں مریم کے رحم میں تخلیقی مراحل سے گزارا اور صورت بخشی، جیسے دوسروں کو رحم مادر میں صورت عطا کی۔ بغیر باپ کے پیدا کیا جیسا آدم علیہ السلام کو ماں باپ کے بغیر پیدا کیا اور انہیں کہا ہو جائیں، ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے مکمل تفصیل بیان کی کہ عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ مریم علیہا السلام کی پیدائش سے پہلے اور بعد کے احوال کیا تھے؟ ان پر کیا ہتی؟ اور انہیں عیسیٰ علیہ السلام کا حمل کیسے ٹھہرا؟۔ یہ تفصیل سورت مریم میں بھی ہے۔“

(البدایة والنہایة : ۴۱۶/۲)

